حافظ شیرازی کے کلام کی خصوصیات مثالوں سے واضح کیجیے

حافظ شیرازی کے مطالعے کے لیے [illegible] ہے [illegible]
باوجود اس کے کہ غزلیں [illegible] ان کا کلام [illegible] مثالیں [illegible]
بادل [illegible] اسباب ہیں حافظ کی شاعری کا معیار اور ان کے کلام کی [illegible]
خصوصیات مثالوں سے واضح کرتے ہیں:

(۱) جوشِ بیان: [illegible]
[illegible] بیان [illegible] اور [illegible]
کلام کے جذبات [illegible] کی واردات اور حالات ہیں:

زان پیشتر که عالم فانی شود خراب
ما را ز جام بادهٔ گلگون خراب کن

(۲) روانی، برجستگی اور صفائی: [illegible]
ان کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ حافظ شیرازی [illegible]

ساقیا برخیز و درده جام را
خاک بر سر کن غم ایام را

(۳) وارداتِ عشق: حافظ کی اصل شاعری، عشق و عاشقی اور [illegible]
عشقیہ مضامین ہیں ان کا دیوان بھرا پڑا ہے لیکن ان کا عشق [illegible]
اور مجاز سے دور ہے:

(۱) گرچه پیرم تو شبی تنگ در آغوشم گیر
تا سحرگه ز کنار تو جوان برخیزم

(۲) هر چند پیر و خسته دل و ناتوان شدم
هرگه که یاد روی تو کردم جوان شدم

(۴) جدت اور خوبیِ ادا: [illegible] حافظ شیرازی نے اپنے
حسنِ اسلوب اور خوبیِ ادا سے نہایت دلآویز اور لطیف کر دیا:

فقیه مدرسه دی مست بود و فتوی داد
که می حرام ولی به ز مال اوقاف است

یعنی [illegible] مستی میں [illegible] فتویٰ [illegible] شراب [illegible]
وقف کا مال [illegible]

(۵) فلسفہ: حافظ شیرازی کا فلسفہ وہی ہے جو خیام کا ہے۔ [illegible]
زیادہ تفصیل [illegible] مختصر تفصیل ملاحظہ کیجیے:
(۱) [illegible] اسرار و رموز اور [illegible]
[illegible] ابن سینا، خیام [illegible]
مقابلہ [illegible]

حدیث از مطرب و می گو و راز دهر کمتر جو
که کس نگشود و نگشاید به حکمت این معما را

(۲) مشاہدہ [illegible] یعنی خدا کا وجود [illegible]
اسرارِ کائنات [illegible]
[illegible]

راز درون پرده ز رندان مست پرس
کاین حال نیست صوفی عالی مقام را

Scanned with CamScanner

Pers. & Sub.
Part-I, Paper-I

(iii) صوفیائے کرام کے نزدیک حصولِ علم کا ذریعہ بیرونی چیزیں نہیں ہیں بلکہ دل پر آئینے کا سا صیقل سے توجہ اور ایک مدت تک اس پر مداومت برتی جاتی ہے تو دل خود ادراکات اور معلومات کا سرچشمہ بن جاتا ہے جیسے انبیائے کرام کا علم کسبی نہیں بلکہ وہبی ہوتا ہے۔

دیدمش خرم و خندان قدح باده بدست
و اندر آن آینه صد گونه تماشا می کرد
گفتم این جام جهان بین بتو کی داد حکیم
گفت آن روز که این گنبد مینا می کرد

(iv) حافظ عام طور پر جبر کے خیال کے ہیں اگرچہ بعض جگہ اس کے خلاف بھی ان کے کلام سے نکل جاتا ہے۔

نقش مستوری و مستی نه بدست من و تست
آنچه استاد ازل گفت بکن آن کردم

(6) فلسفۂ اخلاق: حافظ شیرازی کی اخلاقی تعلیم، اعلیٰ درجے کے فلسفۂ انسانیت کی تصویر ہے۔ وہ نرنجان نرنج (یعنی نہ تو دوسروں کو رنج پہنچاؤ اور نہ خود رنجیدہ ہو) طبیعت کے مالک ہیں جس میں شگفتگی فطری طور پر پائی جاتی ہے۔

عیب درویش و توانگر به کم و بیش بد است
کار بد مصلحت آن است که مطلق نکنیم

(7) علماء اور واعظین کی پردہ دری: حافظ فطری شاعر ہیں اور نکتہ شناسی ان کا جوہر ہے۔ حافظ کی دوررس نگاہ، علماء اور واعظوں کے دقیق، مخفی اور سربستہ عیوب تک پہنچتی ہے۔ وہ نکتہ شناس ہیں، ساتھ ہی لطیف اور دل آویز طریقوں سے عیوب ظاہر کرتے ہیں تاکہ سننے میں لطف آئے، عیوب ظاہر ہو جائیں اور علماء، واعظین اور زہاد برا بھی نہ مانیں۔ ان میں دوسری جماعت کے مقابلہ میں عیوب زیادہ پائے جاتے ہیں۔

(i) واعظان کین جلوه بر محراب و منبر می کنند	چون به خلوت می روند آن کار دیگر می کنند
(ii) می خور که شیخ و حافظ و قاضی و محتسب	چون نیک بنگری همه تزویر می کنند

(8) روزمرہ اور محاورہ: روزمرہ اور محاورہ کا استعمال کلام میں فصاحت پیدا کرتا ہے۔ حافظ کی قادر الکلامی کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ انھوں نے جس قدر محاورات اور مصطلحات برتے، فارسی شعرا میں سے غالباً کسی نے نہیں برتے۔ دو مثالیں ملاحظہ کیجیے۔

(i) ترسم که صرفه نبرد روز بازخواست	نان حلال شیخ ز آب حرام ما
(ii) عنقا شکار کس نشود دام بازچین	کاینجا همیشه باد بدست است دام را

یہاں "صرفہ بردن" بمعنی بازی لیجانا "دام بازچیدن" بمعنی جال کو سمیٹ لینا اور "باد بدست بودن" بمعنی کچھ نتیجہ نہ آنا استعمال ہوئے ہیں۔

Scanned with CamScanner